مولانا محمد اکرم مدنی ﷾
(مدرس جامعہ سلفیہ)

## ترجمۃ القرآن الکریم

# دل کی سختی اور نرمی

قال اللہ تعالیٰ . ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھار وان منھا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منھا لما یھبط من خشیۃ اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون (سورۃ البقرہ)

ترجمہ:۔ پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اتنے سخت جیسے پتھر ہوں یا ان سے بھی سخت تر کیونکہ پتھروں میں سے تو کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلنے لگتا ہے اور کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے ڈر سے (لرز کر) گر پڑتے ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں۔

قارئین کرام! مذکورہ آیت میں بنی اسرائیل کے بارے اللہ رب العزت نے بیان فرمایا ہے کہ ان کے دل باوجود اس کے کہ انہوں نے معجزات دیکھے اور مقتول کو زندہ ہوتے ہوئے دیکھا حق کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہٹ دھرمی اور ضد میں اور اضافہ ہو گیا۔ اس کا سبب ان کے دلوں کا سخت ہونا تھا۔ دلوں کا سخت ہونا افراد اور قوموں کے لئے سخت تباہ کن اور اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ دلوں سے اثر پذیری کی صلاحیت سلب اور قبول حق کی استعداد ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو خاص طور پر تاکید کی ہے ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الاحد فقست قلوبھم (حدید)

اہل ایمان ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے قبل کتاب دی گئی لیکن مدت گذرنے پر ان کے دل سخت ہو گئے لیکن افسوس ہے کہ اج ہم اہل پاکستان سیلاب کی تباہ کاریاں دیکھتے ہیں اور کہیں زلزلے اور طوفان سے ہونے والی بربادی اور تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں لیکن دل نرم نہیں ہوتے اور نہ ہی زندگی کے نشیب و فراز اور اقوال و اعمال میں کوئی تبدیلی آتی ہے کہ اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے کا کوئی معاشرہ میں جذبہ اور داعیہ پیدا نہیں ہوتا۔ یہ صورت حال دلوں کی سختی کی وجہ سے ہے دلوں کی سختی کے کیا اسباب ہیں؟ اختصاراً ذیل ہیں۔ (باقی صفحہ نمبر 59) پر

## ترجمۃ الحدیث

# گناہوں کے خطرناک نتائج

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم تظھر الفاحشۃ فی قوم قط حتی یعلنوا بھا الافشافیھم الطاعون والاوجاع التی لم تکن فی اسلافھم ...... (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ کسی قوم میں بے حیائی اس قدر پھیل جائے کہ وہ کھلے عام اس کا ارتکاب شروع کر دیں تو ان میں طاعون کی بیماری پھیل جاتی ہے اور دیگر ایسی بیماریاں بھی عام ہو جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں پائی جاتی تھیں۔

ولم ینقضو المکیال والمیزان الا اخذو ابالسنین و شدۃ المؤنۃ وجور السلطان علیم

جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگتے ہیں تو انہیں قحط سالی، مہنگائی اور حکمران کے ظلم کی صورت میں سزا دی جاتی ہے۔

ولم یمنعوا زکوۃ اموالھم الا منعو المطر من السماء ولو لا البحائم لم یمیطروا

جب لوگ اپنے مالوں کی زکوۃ روک لیں تو آسمان سے بارش کا برسنا بند ہو جاتا ہے اور اگر جانور نہ ہوتے تو ان پر بالکل بارش نہ برستی

ولم ینقضوا عھداللہ و عھد رسولہ الا سلط اللہ علیھم عدوا من غیر ھم فاخذوبعض مافی ایدیھم

اور جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد کا پاس نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر بیرونی دشمن کو مسلط کر دیتا ہے جو ان کی دولت کا ایک حصہ ان سے چھین لیتا ہے۔

وما لم تحکم ائمتھم بکتاب اللہ و تسحیرو بما انزل اللہ الاجعل اللہ باسھم ینیھم

جب ان کے حکمران کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلے کرنا چھوڑ دیں اور اسکے دین پر عمل نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو آپس میں لڑا دیتا ہے

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد گرامی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب کسی قوم میں خیانت عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں دشمن کا رعب و دبدبہ ڈال دیتا ہے اور جب کسی قوم میں بدکاری پھیل جائے تو اس میں موت بکثرت واقع ہوتی ہے اور جب کسی قوم میں فیصلے حق پر مبنی نہ کئے (باقی صفحہ نمبر 59) پر